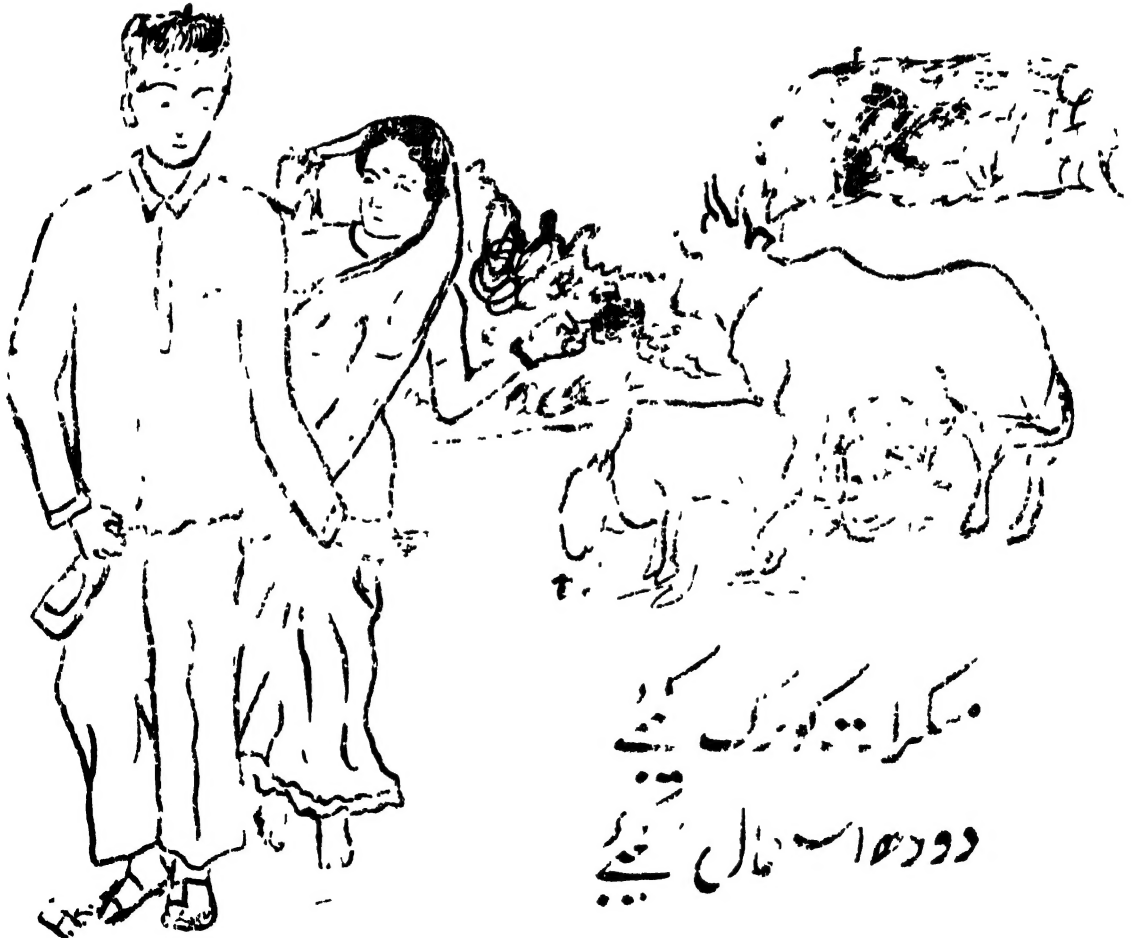




۷۹۰۶

# رسالہ ترک مسکرات

جلد ۹ ماہ اڑیسیست ستراف ۳۵۲ نمبر ۶



مسکرات کو کب تک پینے  
دودھ اس مال نیچے

# صک نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر یحییٰ طہار

## فائدہ نشین

عالیجناب یوان بہادر ایس۔ آر۔ اوامد و اینگاریم بی ای او وکیٹ

## اشکان

جناب راجہ بہادر و ملک امار پوری ادبی ای | جناب سی۔ سی۔ پال صنا ادبی ای

ریورٹڈ لیف سی۔ سیاکٹ | جناب حنیف حبیب راجہ بہادر شیشور ناتھ

جناب نواب حسین جنگ بہادر | جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صنا جعفری

## فہرست مضامین

صفحہ

۲

۱۰

۱۲

۱۵

از جناب بہ کریم النساء بیگم صاحبہ نفس  
پنڈت گنگا پرشاد جی  
ماخوذ

شراب  
شراب کی عادت کیونکر چھوٹے  
گمانچہ برکس وغیرہ  
افیول پر امتناعی احکام

رسالہ ترک سکرَات

ماہ اردی بہشت ۳۳ سکرَات

۳۳  
بر سال ۱۳۳۳

# ترک سکرَات

جلد ۹ نمبر ۶

ماہ اردی بہشت ۳۳ سکرَات

## سنہری بایں

نشہ میں طاعت ہو نہیں سکتی : کوئی عبادت ہو نہیں سکتی  
ہندو پوجا کر نہیں سکتے : مسلم سجدہ کر نہیں سکتے  
ہوش و خرد کا نشہ ہر دشمن : عقل و فراست کا ہر نہر

حضرت شاد ۱ ہمارا جہ کشرن پر شاہ و باد و گنجمانی

## اشیاء مسکرات کا استعمال

از جناب مولوی محمد اکرم الدین صاحب

شراب افیون - مدک - کوکین بمبو - چاندو - چرس - تنباکو - پائپ - حقہ - چرٹ  
سگار - سگریٹ - پیڑی - پان میں تنباکو کھانا - ناس بناکو سو گھنا - زردہ اس میں مشک و  
غبر زعفران ملا کر گولیاں بنا کر کھانا - گانجہ - بھنگ - سیندھی - تارسی وغیرہ -  
ان تمام چیزوں کو قطعاً ترک کر دینا چاہیے کیونکہ یہ سب صحت کے لئے نہایت  
مضر ہیں۔ اشیاء مسکرات کی دنیا کے تمام مذاہب میں ممانعت ہے۔ اس کے باوجود  
ان کے استعمال کا رواج روز بروز بڑھ رہا ہے اور پرہیز کرنے والوں کی تعداد کم ہے۔  
شراب :- شراب نے گھراؤں کا صفایا کر کے لاکھوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔  
شرابی لوگ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ انکو ماں بیوی اور بیٹی میں امتیاز مشکل  
ہو جاتا ہے۔ انکو ان کی زندگی و بال جان ہو جاتی ہے۔ شرابی اکثر نالیوں اور موریوں میں  
پڑے ملتے ہیں۔ خاصے سمجدار اور لائق لوگ بھی شراب کے مانتھوں آئے بے جان  
بن جاتے ہیں جس وقت ان پر شراب کا نشہ نہیں ہوتا اس وقت بھی ان کے حواس  
کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شراب اگر دوا کے طور پر استعمال  
کی جائے تو مضر نہیں ہوتی لیکن بہت سی صورتوں میں خودی و روپین ڈاکٹروں کا خیال  
اب یہ نہیں رہا ہے۔ شراب کے بعض طرف داروں کا یہ استدلال ہے کہ اگر شراب  
دوا کے طور پر بغیر کسی نقصان کے استعمال کی جاسکتی ہے تو معمولی طور پر اس کا  
استعمال کیوں نہ کیا جائے لیکن بہت سے زہر دواؤں کے طور پر استعمال کئے جاتے  
ہیں جنہیں معمولاً استعمال نہ کیا جاتا تھا خیال بھی چارے دل میں نہیں گزرتا۔ یہ ممکن ہے کہ بعض  
امراض میں شراب فائدہ دے سکتی ہوگی۔ لیکن کسی سنجیدہ راسخ آدمی کو اس کا استعمال کسی  
حالت میں دوا کے طور پر بھی نہ کرنا چاہیے جس چیز سے لاکھوں انسانوں کو تباہ و برباد  
کر دیا اور ہزاروں گھر نہ گرا کر اس کو استعمال کرنے سے بہتر یہ ہے کہ جان قربان

کر دی جائے۔ خوش قسمتی سے ہندوستان میں اب بھی ہزاروں آدمی ایسے ہی جنہیں اگر ڈاکٹر بہایت کرے تو بھی وہ شراب کا ایک قطرہ نہ پئیں۔ انہیں ناجائز اشیاء استعمال کرنے کی نسبت مر جانا گوارا ہے۔

شراب ایسی مضر چیز ہے جس پر بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے صرف یہ لکھنا کافی ہے کہ شراب کی ہر مذہب میں عموماً ممانعت کی گئی ہے۔ اسکاٹ لینڈ جسے سرد ملک میں بھی شرابیوں کی اوسط مرگ شراب نہ پینے والوں سے سہ چند ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ ہندوستان جسے گرم ملک میں شرابیوں کا اوسط مرگ کیا ہوگا۔ **افیون :-** افیون بھی شراب سے کم مضر نہیں۔ درود بھی اسی طرح ترک کرنے کے قابل ہے۔ چینیوں کی غلطی نشان قوم کی مثال ہمارے سامنے ہے جو افیون کی ہلک عادت میں گرفتار ہو کر اپنی آزادی برقرار نہ رکھ سکی۔ خود ہمارے ملک کے بعض جاگیرداروں و راءمروں کی مثالیں موجود ہیں جو اس قبیح عادت میں مبتلا ہو کر اپنی جاگیروں اور امارت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مدک۔ کوکین۔ بمبو۔ چانڈو۔ اور چرس استعمال کر کے بے وقت کی موت پا گئے۔

افیون وغیرہ کے استعمال سے آدمی لاغر اندام ہو جاتا ہے۔ اس کی موت کے لئے زیادہ زمانہ درکار نہیں ہوتا۔ بلکہ چند ہی روز میں اس کے جسم کی قلیل رطوبتوں کو افیون مدک کوکین وغیرہ فنا کر دیتے ہیں، اور اس کی ہلاکت جلد واقع ہو جاتی ہے۔ لوگ کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا ہو کر سکون کے لئے افیون استعمال کرنا شروع کرتے ہیں چونکہ افیون درجہ اول میں مسکن خواص رکھتی ہے اس لئے عارضہ کو مسکن تو ہو جاتا ہے مگر آخر اس کی عادت جان لیوے والی ثابت ہوتی ہے احتلاج قلب کیسا ہی شدید ہو افیون کے استعمال سے ناکھنہ جاتا ہے۔ اکثر دردوں کو بھی اس سے سکون ہوتا ہے۔ افیون کو اول تو بچھڑے ہوئی نہیں اگر بھی نہ ہر شخص پچھتا نہیں۔ ایک پچھش ہی نہیں جس عارضہ میں افیون مبتلا ہو اس سے اس کو بمشکل نجات ملتی ہے۔

**مدک :-** کوکین۔ بمبو۔ چانڈو۔ چرس وغیرہ افیون ہی سے بنتے ہیں۔ جو حالت افیونی کی ہوتی ہے وہی حالت ان نشہ بازوں کی ہوتی ہے۔ نفوذ بالقد منہ

دین شدہ اس شدت سے رائج ہو گیا ہے کہ اس سے کوئی گھراور کسی قوم کے افراد بچے ہوئے  
ہیں نہ کسی عمر کی تحفیس ہے اور نہ مقنضائے وقت کی۔ حتیٰ کہ بچے اور جوان اور بزرگ  
سب بھی اس کے دالہ و شیدہ ہیں بزم شادی ہو یا عقل غم تغریب کے لئے کسی مانم کہ میں  
نزول ہو یا تہنیت کے لئے اعزہ و احباب کا جلسہ ہو۔ دیکھی کا جمع ہو یا وحشت زدوں کا  
ہجوم۔ سفر ہو یا حضر۔ بزم مقدس میلاد شریف ہو یا مجلس تبرک عزا غرض کوئی مکان اور  
کوئی زبان اس سے خالی نہیں ہے اور غذا سے زیادہ لوگ اس کے فریقہ اور شیفہ  
ہیں اور اس کو کسی حالت میں استعمال کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔

اب اس کا مختصر قصہ نقصان رسانی سنئے۔ تمنا کو میں اگر نوادہ جزئہ کسی خاص زمانہ و  
حالت کے نقصان کے موافق ہوں تو عجب نہیں ہے مگر بلا ضرورت استعمال سے جو تباہی  
دیوبادی صحت کی ہوتی ہے اس کا انداز ک سخت دشوار ہو جاتا ہے۔ روح انسانی کے  
مزاج کے لئے تمنا کو بالکل ضد اور برخلاف ہے۔ اس کے نقصانات عاجل میں یعنی  
اس کے فوری نقصان کا اثر دماغ قاب و معدہ پر پڑتا ہے۔ اس کا سفوف یعنی ناس  
سوکھنے سے متواتر جینیٹکس آنے لگتی ہیں۔ اسی سے داخلی حالت کا خیال کرنا چاہیے  
کہ جب غذا کو کھایا یا پیاجا گیا تو نظام دماغ کو بالضرور غیر منظم کر دیکھا خصوصاً جبکہ اس کے  
استعمال کی اس قدر کثرت کی جائے جیسا کہ آج کل رائج ہے۔ اس کے زیادہ استعمال  
کرنے سے بینائی کے عصب میں خراش ہو کر تھوڑی ہی عمر میں ضعف بصارت کا عارضہ  
دفعی ہوتا ہے اور جو اس کو زدہ بنا کر کھاتے ہیں اون کے لئے تو یہ سم قاتل ہے  
اس سے بہت جلد اعضائے جس کی طاقت ضعیف ہو جاتی ہے حافظہ اور خیال جس  
مشترک دوحس حنفہ باطنیہ کے انتظام میں بھی نقصان ہوتا ہے پس انسان کے  
ادراک معانی و مطالبہ غلبہ و عملیہ کے استخراج کی قوت ناقص ہو جاتی ہے اس کے افراد  
نقصان رسانی قلب اور پھیپھڑے کو خراب کرتے ہیں جس سے انسان میں استقلال  
جرات و شجاعت کم ہو جاتی ہے اور معاملات میں صحیح نتیجہ نکالنے پر انسان قادر نہیں  
رہتا۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے باشندوں کی صحت تمنا کو قہر سے روز  
بروز نہایت ہی پر خطر ہوتی جا رہی ہے اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ارباب ملک  
کو اس کے ترک کی جانب بالکل توجہ نہیں ہے اگر اس کے ترک کی کوشش سے جی نہ چڑے

تو اس سے نجات مل سکتی ہے ورنہ نہیں۔

برطانیہ میں تمباکو نوشی :- تمباکو کی بڑی بڑی کمپنیوں کے محسوس کی قیمت روز بروز بڑھ رہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمباکو کا خرچ بڑھ رہا ہے۔

سرواٹر ریٹے جب امریکہ سے تمباکو لائے تھے تو انہیں کیا معلوم تھا کہ بیسویں صدی میں ان کے ہم وطن اس پر کم و بیش دو ارب پچیس کروڑ روپے سالانہ خرچ کیا کرینگے۔

آج کل سگریٹوں میں ہزاروں من تمباکو سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ سرسری تخمینہ یہ ہے کہ جزیرہ برطانیہ کے باشندے مجموعی طور پر ہر سال ۲۱ لاکھ پچیس ہزار من تمباکو خرچ کرتے ہیں۔ ۲۰ سال قبل اس مقدار کا نصف تمباکو خرچ ہوتا تھا۔ جزیرہ برطانیہ میں اندازہ کے خرچ کا اندازہ صرف اس ادب سے ہر سکتا ہے کہ ضلع برٹول کے کارخانہ حالت کے نقشوں کے مطابق ان کے زیر نگرانی علاقہ میں ہر منفہ (۱۵۶) گھنٹے سگریٹ تیار ہوتے ہیں۔ تمباکو کی پیداوار کے لحاظ سے امریکہ کو اول درجہ حاصل ہے۔ مہندوستان دوسرے درجہ پر ہے۔ ہندوستان کے بعد ڈچ۔ انڈونیزا اور جاپان تیسرے درجہ پر ہیں۔ ہر سال کافی تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ ساری دنیا کے لئے ایک سال سے لے کر تقریباً بیس لاکھ من تمباکو کی ضرورت ہوتی ہے۔

حق :- انسان کے خلاف فطرت رواجوں میں سے ایک حقہ کا رواج ہے۔ درحقیقت انسان کو قدرت نے دھواں کھینچنے کے لائق کون غصہ نہیں دیا مگر پھر بھی انسان حقہ پیتا ہے۔ جبکہ یہ مسلم ہے کہ انسان اپنی فطرت کے خلاف کر سکتا ہے تو یہ فعل فطرت انسانی کے موافق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حقہ کے دھوئیں میں ایسے جزا نہیں ہیں جو ہمارے جزو بدن ہو سکیں۔ پس یہ غذا نہیں ہے اس کو کسی طرح ہر روز غذا کی طرح استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

جو لوگ حقہ کے عادی نہیں ہیں ان کے لئے حقہ درد و بے کلامی کا علاج ہے اور اگر کسی کو بچی (زواق) رکھتی نہ ہو تو حقہ پینے یعنی اس کے چند کش پینے سے بچی دفع ہو سکتی ہے۔ اس سے ریابین غلیظ ہوتی ہیں اور رفع نفیس کے لئے یہ مفید خیال کیا جاتا ہے۔ اکثر لوگ بستر سے اٹھتے ہی حقہ پی کر پاخانہ جاتے ہیں۔ مقدامین موقوفوں پر یہ طور دوا کے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر یہ طور غذا کے اس کو روزمرہ ہرگز نہ استعمال



نہیں کرنا چاہیے۔ حقہ قلب کو مضر۔ دماغ کو زہر۔ پھیپھڑوں کے لئے قہر ہے اور  
 بخون کو رقیق کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ یہ خلاف فطرت فعل ہے مگر باوجود ان  
 تمام ضرروں کے کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج کل عورتیں اور خور و سال بچے بھی  
 بیٹری اور سگریٹ پینے لگے ہیں۔ پائپ۔ حقہ۔ سگریٹ۔ چرٹ۔ بگمار۔ بیٹری  
 سب متباہی سے بنتے ہیں۔ عورتوں کے متباہی کے نقصانات کو ڈاکٹر تھری نے  
 بڑے دیکھ کے ساتھ محسوس کر کے لکھا ہے کہ حقیقت ایک مرد کے میں اس بات  
 کا حق نہیں رکھتا کہ عورتوں کو متباہی نوشی کا یہ عادت۔ اس سے روکوں اس لئے کہ اس  
 سلسلے خرابی کا اگر پتہ لگایا جائے تو معلوم ہو گا کہ سن کا بچان پیدا کرنے والے زیادہ  
 تر مرد ہی ہیں۔ یہ درست ہے کہ مردوں کی بدست متباہی نوشی سے عورتوں کو زیادہ  
 نقصان پہنچ رہا ہے مگر عورتوں سے اس بدست تک اس کا رواج دور نہ ہو گا جب  
 تک مرد اس کے ترک کر لیا عہد نہ کریں۔ اضلاع دیہات و قریہ جات میں بھی متباہی  
 کا استعمال ہونے لگا ہے اور شہروں میں سگریٹ اور بیٹری زیادہ استعمال کئے جا رہے  
 ہیں۔ یہ سب چیزیں ایک سال طور پر نقصان دہ اور صحت کے لئے زہر طائل ہیں۔  
 بد عورتیں متباہی کو پیتی ہیں دورانِ حل میں جنین کو اس سے خاص طور پر نقصان  
 پہنچتا ہے۔ اور ایسے بچے ختم مادر ہی سے بیمار پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ مریض رہ کر  
 بطور دنیا سے گزر جاتے ہیں۔ اب تک یہ عادت بد مردوں سے دور نہ کی جائے  
 عورتیں ترک نہیں کر سکتیں بلکہ اس بد عادت میں وہ مردوں سے بھی دو قدم آگے  
 بڑھتی ہیں۔ مرد تو صرف لکھا آگیا۔ نے کے کہ سگریٹ پینے کے عادی ہوتے ہیں  
 عورتیں عورتیں اس کی عادی ہو جاتی ہیں۔ وہ تو یہاں وقت اس کو پیا کرتی ہیں۔ امین اور  
 سو ساٹھی کو دیکھ کر بچھڑے ہوئے۔ بچھڑے ہوئے کے عادی ہونے لگے ہیں افسوس  
 تو اس بات کا ہے کہ اس کے لئے یہاں چلتے اور سمجھتے ہوئے بھی کہ اس میں کوئی  
 منع نہیں ہے اس کا استعمال کرنا ترک نہیں کرتے اور پیسے اور صحت کا نقصان  
 اٹھاتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ چند روز اپنی طبیعت پر جو گوارا کر کے بکھڑے نفس کشی  
 کر کے آپ متباہی کا استعمال ترک کر دیں تین مہینوں کے بعد آپ دیکھیں گے کہ

آپ کے دماغ کے افعال میں کسی فورانیت اور ارادوں میں استحکام اور خیالات میں جوتانی اور حواس میں خوبی اور خوشی ظاہر ہونے لگتی ہے۔ پس ارادہ معصم کرنے سے یہ عادت بد ترک ہو سکتی ہے۔

نہ صرف  
کرتے ہوئے افغانستان کے افیون بہ امتناعی احکام ایک مبارک اقدام ہے۔

اس طرح افغانستان نے جو اپنا ذہن کار نامہ دکھلایا ہے یہ اطراف و اکناف کے ممالک کے لئے قابل تقلید۔ ہندوستان کو بھی اس سلسلہ میں اس کے نقش قدم پر چلنا چاہیے اور افیون پر امتناعی احکام جاری کرنا چاہیے۔

ایران میں افیون کی تجارت کثیر تعداد میں ہوتی ہے۔ دنیا میں ادویات کے لئے جس قدر افیون کی ضرورت ہوتی ہے اس سے زیادہ اس ملک میں تیار ہوتی ہے۔ ہندوستان میں بھی افیون کی کثرت کو کم کرنا چاہیے۔ افغانستان نے اس ضمن میں جو کارنامہ پیش کیا ہے اوسی طرح ایران و ہندوستان کو بھی امتناعی افیون کے احکام اور کر کے ملک کو ایک بہت بڑے نعمان و عظمیٰ سے بہت بڑے خطرے سے بچالینا چاہیے۔

# شراب کی عادت کیونکر چھوٹے

از .... محترمہ کریم النساء بیگم صاحبہ نفیس بیگم مولوی محمد عبدالشکور نثار عثمانیہ

اس سے پہلے اصلاحی مسائل پر ملک کے دیگر اخبارات کے علاوہ رسالہ ترک مسکرات میں بھی میرے اکثر مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ نشہ بانثیات کے استعمال یا ایسے ہی اہم دیگر امور پر جس قدر بھی زیادہ مرتبہ خیال کر لیں کی جائے وہ خیالات کی اصلاح یا خیالات کو مٹانے کے لئے مدد و معاون ثابت ہو سکے۔ ملک کی تعلیمی۔ معاشی۔ اصلاحی اور تعلیمی و سماجی ترقی اور اصلاح و بہبود کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ مادر وطن کے گوشہ گوشہ میں ترک مسکرات کی تبلیغ کی جائے اور اس برائی سے اون لوگوں کو آگاہ کیا جائے جو اس بلائے بد کے شکار ہیں۔ ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا جائے جو ابھی اس مکتب میں مبتدی کی حیثیت رکھتے ہیں اور اون لوہا لان وطن کو اس خطرہ سے باخبر رکھا جائے جس کی وجہ سے اون بری عادتوں کی ظاہری شان اور رنگینی پر فریفتہ ہونے کا خطرہ لگا ہوا ہے۔

شراب۔ سیندھی۔ متباکویا اور ایسی منشیات۔ ملکوں کی قوموں کی۔ شرفاء کے گھرانوں کی پستی اور ادبار کا کیا سبب بنتی ہیں اس لئے اپنا رویہ۔ اپنی دولت۔ اپنا دقت۔ اپنی صلاحیتوں کو منشیات کی بھینٹ چڑھا کر تباہی سے ہم آغوش ہونا اچھی تہذیب اور اچھے تمدن کی نشانی نہیں بلکہ ایسے تمدن معاشرت کو ہمیشہ سیل حوادث کے خطرات لگے رہتے ہیں۔

اب میں ملک کی ممتاز بہن جناب محبوب بانو صاحبہ کو چین کے مضمون گام کی باتیں کے عنوان سے ملک کے ممتاز نسوانی رسالہ عصمت دہلی میں شائع شدہ زرین خیالات سے ”شراب کی عادت کیونکر چھوٹے“ کی گراں قدر سرچ

کے تحت مفید خیالات کو رسالہ ترک مسکرات کے ناظرین کے معلومات اور استفادہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

یہ بات آپ پر ظاہر ہے کہ بعض کھانوں سے بھی شراب پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے جو شخص شراب پینا چھوڑنا چاہے وہ ہر طرح کے گوشت اور رسالہ دار کھانوں سے پرہیز کرے۔ تنباکو کا استعمال قطعی نہ کیا جائے جس قدر ممکن ہو اس قدر پھل کھائیں اور کثرت سے پانی پیئیں۔ چائے نہیں پینا چاہیے۔ روزمرہ گرم پانی سے غسل کریں۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا تھنڈا پانی جسم پر ڈال کر خشک کریں۔ مکان میں کسی قسم کی شراب نہ رکھیں اور نہ شراب کی دکان پر جائیں۔

میرے خیال میں بہن موصوفہ کے یہ خیالات قابل قدر ہیں۔ گھر کی بیویوں اور والدین کا یہ فرض ہے کہ اپنے متعلقین اور بچوں کو ایسی غذاؤں کی کثرت سے روکنے کی کوشش کریں جن کی بدولت انسان کے خیالات میں پر اگن لگی اور نشیات وغیرہ سے رغبت پیدا ہوتی ہے۔

الحاق قبیل ہندوستان کو نشہ کی اس طبعیت ہوتی بلا سے روکنے اور برے نتائج سے بچانے کے لئے ہر تدبیر جو خلوص دل سے کی جائے قابل تحسین و اقرار ہے۔

کثیر الاشاعت رسالہ ترک مسکرات میں اپنا  
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایسی استیاء سے پرہیز نہیں کرے۔

لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ بحیثیت جمہوری نشہ منہا کو زیادہ نقصان پہنچانے والی شے نہیں ہے۔ اس لئے منہا کو نوشی کے استعمالات سے اکثر و بیشتر عوام خائف نہیں ہوتے ہیں کہ جس شرکے فوجوان افراد اور بہادرانک کہ خوبن بھی منہا کو اور سگریٹ نوشی کے استعمال کو تفریحی مشاغل سمجھنے میں۔ ریلوے اسٹیشنوں پر منہا کو کی فروخت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مہندستان میں مارا گئے کھانے والا مزدور تاک پیسے دو پیسے کے سگریٹ خرید کر پینے ہے اسی طرح روز آٹھ گھنٹوں رو بہ منہا کو نوشی کی فضا میں نقصان رسان عادت پر سے قربان کر دئے جلتے ہیں

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ منہا کو سے زیادہ مضر اور تباہ کن نشہ آور میٹھو دگی اور کوئی نہیں ہے۔ نہ اب پیسے و نہ خود کو منس اپنا خاندان کو بھی تباہ و برباد کر ڈالتا ہے

افیون نوش خود ہی بھگتا سیک کا شکار رہتا ہے۔ درس کے اثرات اس کے خاندان والوں تک محدود رہتے ہیں۔ لیکن منہا کو پینے والا اپنے ہمسایہ کو بھی تنگ کر دیتا ہے جو منہا کو نہیں پیتے ہیں۔ جو ہواں منہا کو نوشیوں کے منہ سے نکلتا ہے وہ پائس بٹھنے والے افراد کو تنگ تکلیف دیتا ہے وہ ہوا میں شام ہو کر سارے ماحول کو تباہ کر ڈالتا ہے

اور کئی امراض کی بنیاد ڈال دیتا ہے۔

بہت سے ماں باپ چار پائی پر لیٹے ہوئے حلقہ پٹے رہتے ہیں اور اون کے پاس ہی دود و مہینہ کے بچے پڑے سوتے رہتے ہیں انیسویں کہ اون کو پتہ تک نہیں رہتا کہ اون کے منہ سے نکلا ہوا متبا کو کا زیر بل نہواں ان معصوم اور دودھ پینے والے بچوں کے دل و کلیجہ پر کتنا مہلک اثر کرتا ہے کئی لوگوں وادہ خاص کر کاجوں اور انکوں کے طلبہ و سایہ خیال ہوتا ہے کہ سگریٹ نوشی میں ہی تباہی و تباہی ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایک جھوٹی سی جھوٹی باتھ میں لے کر سگریٹ منہ میں دبا کر نہہر کیمہ رستہ پر سے پھیریں گئے تو جی نہیں لوگ بڑے اور خاندانی سمجھیں گئے اس غلط خیال کی بہہ نض ناعلیٰ ہے۔ بعض سگریٹ نوشی سے اگر انسان دنیا میں بڑا کی پاتا تو صرف آباب ۰۰ پیسے خرچ کر کے بڑا انسان بن سکتا تھا لیکن یہ شخص غلط نہیں ہے۔ سگریٹ نوشی کرنا ناقص پینا یا متبا کو پانی کے ساتھ استعمال کرنا یا متبا کو (ناس کی شکل میں) سونگھنا یہ سب ہی عادات ہیں۔ آپ کتنے ہی بڑے آدمی کو سگریٹ پتیا ہوا کیوں نہ دیکھیں پھر بھی انکی طرح سگریٹ پینے یا حقہ پینے یا ناس سونگھنے کا خیال نہ گزرنے کیجئے۔ اس طرح تباہی میں لکھل نامی نہ ہر مڑتا ہے۔ اسی طرح متبا کو میں جو طین نامی نہ ہوا کرتا ہے مشہور ڈاکٹر ایم۔ پلٹین لکھتے ہیں کہ نکوٹین کا ایک بو ذرا تک نوشی یہ گرنے سے بڑے بڑے مرد کے ماحول کو زیر مل بنا دیتا ہے۔ قارئین کرام خود آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ کئی صدیوں کی کیا حالت ہوگئی۔ جن میں متبا کو کے دھوئیں کے بادل کے بادل پھر رہے ہوں ڈاکٹر منڈلے فرماتے ہیں کہ نکوٹین کے علاوہ متبا کو میں ابرسک ایسٹہ سفوف۔ بد۔ ہڈ۔ رو۔ جن اکسائیڈ آف کاربن و کاربوئک ایسڈ وغیرہ ہوتے ہیں اور ثابت ہو چکا ہے کہ یہ تمام دھوئیں کے ذریعہ ہمارے خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس پر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آج کل کی سینکڑوں بیماریاں اس لئے بڑھتی ہیں کہ متبا کو نوشی کا یہ بہت ہی بڑھتا جا رہا ہے اور جو بچا لے متبا کو نوشی نہیں کرتے انہیں بھی زہر ملی ہوا دیکھنی پڑتی ہے کسی ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ جنوبی امریکہ نے تاک پیرا کو سے میں زہر۔ ناس۔ سب ہی متبا کو نوش ہونے کے باعث وہاں کی آبادی گھٹتی جا رہی ہے۔ ہم سنیں صاحب فرماتے ہیں کہ متبا کو شے خوردنی نہیں ہے بلکہ ایک مہلک زہر ہے۔ عزیز قارئین میں

یہ عرض کر عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ متبا کو کھاتے پیتے یا سونگھتے نہ ہوں یقیناً وہ آپ کی دانشمندی ہے۔ متبا کو آپ کے جسم میں داخل ہو جاتی ہے اور ہر ایک رگ میں زہر کو پھیلاتی ہے۔ متبا کو خاص کر اعضاء تناسل پر تو بہت ہی تباہ کن اثر ہوتا ہے۔ متبا کو کھانے یا سونگھنے سے دوسروں کو کسی طرح تکلیف نہیں پہنچتی۔ متبا کو کھانے یا سونگھنے والا خود اپنے محنت کو بگاڑ دیتا ہے۔ متبا کو کھانے سے نگوین سیدھا جسم کے اندر چلا جاتا ہے اور سونگھنے سے ناک کے اندر کی جالی میں ہمیشہ زہر پیدا کرتا ہے۔ جس سے بتدریج سر اور آنکھوں کی رگیں بھی برباد ہو جاتی ہیں۔

## کوکین

کوکین بھی ایک بڑا زہر مند نشہ ہے۔ اس سے زنا کاری بڑھتی ہے۔ اور لوگ تھوڑے سے خیالی سرور گئے لئے اپنی پوری زندگی کو برباد کر ڈالتے ہیں۔ اور نشہ کار و اج آج کل شہروں میں بہت ہے۔ اور کئی شہر تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ سرکار نے ایک قانون کے ذریعہ کوکین کی خرید یا فروخت کو جرم اور شخص مذکور گرفتاری کے قابل قرار دیا ہے۔ درحقیقت یہ قانون بہت ہی مفید ہے۔ خدا کرے ہمارا ملک نشہ سے نجات پائے۔

## رسالہ ترک مسکرات چارٹکی زبانوں میں شایع

کیا جانتا ہے لہذا نا جبر حضرات ایسا اشتہار شایع کرا کر اپنی تجارت

میں وسعت پیدا کیجئے

# حکومت افغانستان کا زبردست کارنامہ افیون کو امتناعی احکام

حکومت امریکہ کے شعبہ خارجہ نے افیون کی پیداوار کے تمام ممالک کے نام ایک اپیل جاری کی ہے کہ یہ زبردستی افیون کی کاشت کو صرف ادویات کے لئے اور سائنٹیفک تجربہ کی حد تک محدود کر دیا جانا چاہیے۔

حکومت افغانستان نے اس اپیل کو سب سے پہلے خوشامد کہا۔ حکومت افغانستان نے افیون پر امتناعی احکام جاری کر کے جو تداربست اختیار کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں افیون کی بڑی عادت کو دور کرنے میں بڑی حد تک وہ مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

۲۱ مارچ ۱۹۶۵ء سے افغانستان میں افیون کی کاشت ممنوع قرار دیا جانے کے متعلق حکومت نے اعلان شایع کیا ہے۔ درحقیقت افغانستان کی حکومت کی آمدنی پہلے ہی نسبت ہی کم ہے۔ ایسے حالات میں افیون کی کاشت کو ممنوع قرار دینے سے حکومت کی آمدنی میں اور بھی کمی ہو جائے گی۔ اس نقصان کو برداشت



# رسالہ ترک مسکرات حصہ نامہ

اردو، ہنسنگی، مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے۔  
ترک مسکرات سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں اور عالمی خبریں شائع  
کی جاتی ہیں

سالانہ چندہ صرف ۵ روپے

تفصیلات کے لئے

مقامی صدر انجمن ترک مسکرات سے مراسلت فرمائے

منتخب کلام کا مجموعہ

زبان اردو ۶  
زبان ہنسنگی ۴

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات

سے  
حاصل فرمائے

از دفتر صدر انجمن ترک مسکرات مجدد آباد دکن  
زندہ جاگتی یہ چل گئی (مطابق تصدیق)

جنرل ریفینا ب نور سید سالار خیل

دبوان دوری صدر





رسالہ  
۵۵۷

# رسالہ ترک مسکرات

نمبر ۳ و ۴

ماہنامہ افغانستان

جلد ۹



شرا بی بے ہوش پڑا ہے  
بال بچے بھوکے ہیں

# صُنْدُ شَرِّ

عالمِ جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر بھٹو

## فائدہ نشین

عالمِ جناب دیوان بہادر ایس۔ آر۔ ادمو ایگرا ریم، بی، ای او وکیٹ

## اسکاٹ

جناب راجہ بہادر زنگٹ راماریڈی او بی، ای جناب سی سی۔ پال صاحب او بی، ای

ریورنڈ لیف سی۔ سیاکٹ جناب جسٹس راجہ بہادر بشمپور ناتھ

جناب نواب یلین جنگ بہادر جناب نواب محمدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

## فہرست مصنفین

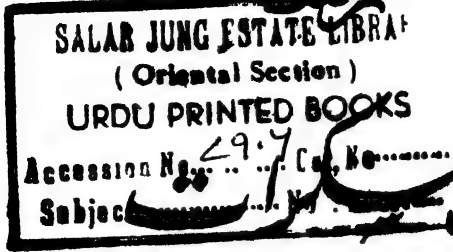
نمبر شمار	مصنفین	نمبر شمار
۱	سنہری باتیں	۱۳
۲	قدیم تہذیب و سائنس میں نئے نئے باور	۱۴
۳	سنہری باتیں (نظم)	۱۵
۴	سنہری باتیں	۱۶
۵	ناتین اور ترکیب (شاعری)	۱۷
۶	لوحہ	۱۸
۷	سنہری سبب یا کچھ نو ہزاران دس سے	۱۹
۸	نظم	۲۰

جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم مدھیہ ندرہ

تفقیہ

۷۹۰

لکھنؤ



نمبر ۳۰۴

جلد ۹

ماہینہ واسفند ۱۳۲۷

## سنہری باتیں

ترجمہ

امیت

أَنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ  
بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ  
فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ  
ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ  
أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ - مائدہ ۱۲  
لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى  
سورہ نسا

شیطان ہی چاہتا ہے کہ شراب اور خمر  
سے تم پر دشمنی اور بغض ڈالے اور تم کو خدا کی یاد  
اور نماز سے روک دے پس کیا تم مانتے ہو  
نہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

## قدیم ہندوستان میں نشہ بازی

”بہاری گزشتہ اشاعت میں ”قدیم ہندوستانی ادب میں نشیات کی مانعت“ کے عنوان سے ہم نے بتلایا کہ قدیم مذہبی ادب نے نہایت سختی سے نشیات کو ممنوع قرار دیا ہے۔ زیر نظر اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔

شراب خواری سے پرہیز کرنا سیاسی پاک بازی تصور کی جاتی تھی۔ ملک کی فلاح بہبود کے مد نظر سیاست دان طبقہ امراء کے پیش نظر اعلیٰ ترین نصب العین رکھتے تھے۔ اور امیر امراء سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ بعض گناہوں سے جو ویاسناس (xxxxxxxxxxxx) کے نام سے موسوم تھے باز رہیں تمار بازی۔ شہوت پرستی۔ (xxxxxxxxxxxxxx) شکار بازی (xxxxxxxxxxxxxx) اور شراب خواری کا مجموعی نام ویاسناس تھا اس گناہ کے چھ وجوہات تھے۔ یعنی کاما (شہوت) کرودھا (غصہ) لوبھا (بخل) موھا (حس خواہش) مدار غرور (تسریا ر . . . . .) نے صاف طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ صرف کاما یعنی شہوت کی وجہ سے دس برائیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یہ برائیاں جوئے باری۔ شہوت پرستی۔ شراب خواری۔ ناچ و رنگ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان عادات کو نہ صرف مسودہ ہی کیا گیا بلکہ ان میں سے بعض کو ممنوع قرار دیا گیا۔ قدیم ہندوستان کے مشہور و معروف سیاست دان سکوجاریہ نے نہرچود و شہوت پرستی۔ جوئے بازی اور شراب خواری کو درجہ حقارت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدترین برائیوں کی بناء ہو سکتے ہیں۔ کاماند کا قدیم ہندوستان کی ایک اور اہم ہنسی شہوت۔ جوئے بازی۔ شکار بازی اور غصہ کو نہایت قابل حقارت خصائل سمجھتے ہیں۔ وہ شراب خواری کو

سب سے بدترین گناہ قراڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ :-

شراب خواری کے برے نتائج یہ ہیں کہ انسان اپنی دولت  
کھو دیتا ہے عقل سلیم سے ہاتھ دھو کر پاگل بن جاتا ہے۔  
زندہ رہ کر بھی لاش کی طرح دکھلائی دیتا ہے۔ مفلسی میں  
مبتلا ہو جاتا ہے۔ ویدوں کے علم سے دست بردار  
ہو جاتا ہے بغیر اپنی جان و مال عزیزوں اور دوستوں  
کو کھو دیتا ہے۔ ثمر بار اوس سے دور رہتے ہیں اور زوال  
زندگی میں امراض خبیثہ کا شکار بن جاتا ہے۔“

طبی نقطہ نظر سے مضریت ماٹھا میرا ( )

مرج اور حید درختوں کے چھلکوں سے تیار ہوتا تھا۔ اور مدھو ( ) . . . . . جو  
اعلیٰ قسم کی شراب مانی جاتی تھی۔ انگور سے تیار کی جاتی تھی۔ ان کے سوا ایک اور شراب  
بھی تھی جس کا نام سہاگارا ( ) تھا اور وہ آہستے آہستے رس سے  
تیار ہوتی تھی۔ ان میں سدا ( ) کو مخلوط کیا جاتا تھا جس کی بنا پر وہ  
”نشہ“ دینے والی شراب بن جاتی تھیں۔ شراب کی اون اقسام میں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے  
سیندی اور دیگر رسوں کو شریک نہیں کیا گیا۔ شراب کی تیاری خواہ وہ کسی قسم کی کھور  
نہ ہو عورتوں کے سپرد کی جاتی تھی۔ اس لئے کہ اون کو شراب پینے کی سخت ممانعت تھی جس  
لوگ خیال کرتے ہیں کہ سدا ( ) یعنی شراب قدیم نہ تھا۔  
میں استعمال ہوتی تھی اور رسومات کرنے کے بہانے سے اوس زمانے کے لوگ ( )  
( ) کو استعمال کرتے تھے۔ سوما کا ارتھ نہایت روح خوش  
تصور کیا جاتا تھا۔ گو اس میں شک نہیں کہ اس کے پینے سے کچھ خفیف سانس بھی جڑھتا  
تھا اس کی تیاری کے اور سدا ( ) کی تیاری کے خصوصیات  
میں بڑا فرق ہے۔

ارتھ شاسترا ( ) میں لکھا گیا ہے کہ سدا ( ) . . . . .  
( ) کے کئی اقسام تھے۔ میدکا ( ) چاول سے تیار  
کیا جاتا تھا۔ اسوا ( ) کو شکر و در شہد سے نکالا جاتا تھا۔ ارشیا



(.....) کی تیاری میں چند ایسے اجزاء شامل ہوتے تھے جن کا اثر ممنوع قرار دینے کے باوجود شراب خواری کا تسلسل اب تک جاری ہے۔ جو انتہائی قوانین نافذ کئے گئے تھے وہ اعلیٰ طبقوں کے لئے ہی تھے نہ کہ ساری قوم کے لئے۔ یہ واقعہ ہے کہ قایم ہندوستان میں مختلف اقوام اور جماعتیں شراب پینے کے عادی تھے۔ جنوبی ہندوستان کے بعض اقوام جو سلطنت کشکندا (.....) میں رہتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ راون کی سلطنت لڑکانیں اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ شراب میں سمرتا رہتے تھے۔ جنوبی ہندوستان میں شراب خواری کو درجہ حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ تہرو دلو وار (.....) جو نکل باشندوں (.....) میں لکھا ہے کہ شرابی

انہی قائد گزرے ہیں اپنی کتاب کراں (.....) میں لکھا ہے کہ شرابی انہی ماں کی نظروں میں بھی حقیر ثابت ہوتا ہے اور شرفاء کی نظروں میں اوس کی کچھ بھی وقعت نہیں۔ یہ بے وقوفی کی آخری منزل ہے۔ کہ اپنی کمائی ایک ایسی شے پر صرف کی جاتی ہے جو انسان کو پاگل بنانے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹی۔ شرابی کی صورت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے نعل (.....) کا ہر ایک فرد خواہ وہ عورت ہو یا مرد شراب خواری میں غرق ہے۔ اس ملک میں نہ صرف شراب ہی استعمال میں لائی جاتی ہے بلکہ سیندھی بھی۔

جنوبی ہندوستان میں سیندھی کشوں کی ایک جماعت قائم ہوئی۔ اور سیندھی فردخت کرنا ایک پیتہ قرار دیا گیا۔ اوس وقت وجہ انگریزوں میں ان سیندھی کشوں کے وجود پر پابندیاں مابین گئیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس تباہ کن، بدترین پیشہ کو قابل برداشت تصور کیا گیا تھا۔ کلام پاک میں انسان کے طرز زندگی کو اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے مقصد سے احکام صادر فرمائے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے وہ اپنے عادات و اطوار کو سدھار سکتا ہے مختلف برائیاں جس میں قمار بازی اور شراب خواری شریک ہیں قطعی طور پر ممنوع قرار دے گئے ہیں۔ خداوند آب العزت نے حضرت پیغمبر

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ وہ (کافر) تم سے شراب و خمار بازی کا مطالبہ کریں گے۔ اول دونوں میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی لیکن نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ تر ہے۔

(باب دوم آیت ۲۱۹)

بعد ازاں بایں الفاظ فرمایا گیا۔ اے مومنو شراب اور خمار بازی اور سنگ تراشی (مورت کا بنانا) اور جادو و گری شیطان کے مصروفیات ہیں۔ اور اون پر لعنت ہے۔ شیطان کا کام صرف یہی ہے کہ انسان و اس کے خدا میں دشمنی (نفاق) پیدا کرے۔ شراب اور خمار بازی ہمیں خداوند تعالیٰ کی عبادت سے باز رکھتے ہیں بدترین ذرائع ہیں۔

(باب پنجم آیت ۹۱)

عیسا کی مذہب میں بھی بے حد شراب خواری تھی۔ جو ممنوع قرار دی گئی تھی گو شراب خواری کی ممانعت نہیں ہے۔ ہر گھر میں مذہبی رسومات کے وقت شراب کا ہونا ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

(باب ۳۳ انجیل)

انجیل کے تیسویں باب میں شراب کو ذلیل قرار دیا گیا ہے۔ افسوس و بیسوس آیتوں میں بایں الفاظ شراب کو قابل حقارت و ملامت قرار دیا گیا۔

کون مایوس ہے؟ کون غمگین ہے؟ کون فساد پر پاکر جاتا ہے؟

کون ہلکاتا ہے؟ اور کون بغیر کسی وجہ کے زخمی ہو جاتا ہے؟

وہ کون ہے جس کی آنکھیں لال ہوتی ہیں؟

یہ وہی ہیں جو شراب پینے ہیں شراب ایک ایسی شے

ہے جس پر انسان کی نظر نہیں پڑنی چاہیے۔ وہ ایسی

شے ہے جو آخر کار مانپ کی طرح شکاٹ کھاتی ہے۔

(ترجمہ مولوی محمد عبد الشکور رضا عثمانیہ)

# شراب

جناب مولیٰ محمد عبد شکور صاحب آکر مددگار مدرسہ دہلی

شراب خواری ہی خانہ خراب کرتی ہے : یہ آخرت میں بھی جان پر عذاب کرتی ہے  
 شراب ایسی ہو یا ہو ولایتی مانو..... : یہ ہر طرح جگر و جان خراب کرتی ہے  
 شراب پیئے سے ہوتے ہیں مفلس محتاج : ہر ایسے شخص پر دنیا عذاب کرتی ہے  
 شراب خواری کشتی نہ پہنچیلگی ساحل : شراب کشتی کو در غرق آب کرتی ہے  
 شراب خواہ سے نیکی کی کیسی ہو امید : شراب نیکی کو مثل حباب کرتی ہے  
 نہ بھولکر بھی قریب شراب جانشا کر : ذلیل و خوار ہی آخر شراب کرتی ہے

# افسانہ

ابجد العجانی مآذ عالمی (ضلع رانچور)

— + —

اسلاف کی مٹ گئی نشانی افسوس  
سب ہو گئیں باہیں وہ پرانی افسوس  
کس سے کہیں اے جذب کہاں تک روئیں  
سنئے نہیں وہ رام کہانی افسوس

موضع . . . . . تعلقہ عالم پور ضلع رانچور کا چھوٹا سا قصبہ جس کی مردم شماری تقریباً آٹھ سو اور خانہ شماری چھ سو کے لگ بھگ ہوگی۔ اس موضع میں بسنے والے تین طبقات پر مشتمل ہیں پہلے طبقہ کا بیشتر قصبہ زراعت پیشہ ہے۔ دوسرے طبقہ میں معدودے چند تجارت پیشہ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں گداگر و مزدور ہیں۔ موضع کے تاجرو و زمینداروں بنیاد پر تہذیب و تمدن و مسکنوں کی بناوٹ و سجاوٹ کے اعتبار کرتے ہوئے موضع کو تینوں نظر آتے ہیں۔ اہل اسلام و اہل ہندو کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار ہیں۔ دونوں کا آپس میں بھائی چارہ ہے۔ یکدلی و یک جہتی پائی جاتی ہے۔ اہل اسلام کے لڑکے کام میں اہل ہندو شریک ہوتے ہیں اور اہل ہندو کی ہر رسم میں اہل اسلام ساتھ دیتے ہیں۔ بیرونی فضا کے اثرات سے یہ موضع کوسوں دور ہے۔ بہر حال قابل ستائش و لائق تقلید اتحاد و اتفاق نظر آتا ہے۔

اس موضع میں ایک گھرا توام "دھنگر" سے تھا۔ جو بلحاظ طول عزت و وقار کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ عبادت و غیر منقولہ و نقدی کے اعتبار کرتے ہوئے ایک لاکھ کے قریب تھی باوجود کثیر جامد و سکتے ہوئے، شخص . . . اپنی شخصیت نہیں بدلا اسی طرز روشن کو نام دم زبیت کا نام سے پرکھیں اور ماتھے میں لٹھ لئے ہوئے گھلارا۔

اور دارفانی سے رخصت ہو چلا۔ اپنا نام رہتی دنیا تک قائم و دائم رکھنے اور روح کو شادی پہنچانے کے لئے چند ذکور و اناث چھوڑ گیا۔

ہے نور نظر سے گھر بھر آتشیں۔ ملتی ہے بڑھاپے میں بہت آسائش  
اسے جذبہ جانوں کا تو کیا ذکر یہاں پڑ پڑے کو بھی رہتی ہے پر کی خواہش

۔۔۔۔۔ بیکٹھ باشی کے اہل نوز میں ایک فرزند۔۔۔۔۔ بلحاظ سن بڑا منظم خاندان

کہلاتا تھا۔ باقیہ کم سن و ذی شعور نہ تھے۔ بیکٹھ باشی نے اپنے حین حیات فرزند  
کھان کی کٹھنائی نہایت شان و شوکت کے ساتھ کر کے دو ہاتھ کے چار ہاتھ کر دیا  
سیکٹھ باشی نے ام آخر تمام جامد اور نقدیات فرزند کھان کے سپرد کر دیا اور یہ  
وصیت کی کہ تمام جامد اور نقدیات سنبھالے رکھنا اور چھوٹے بچے و بچیوں کا خیال رکھنا۔

اور شادی بیاہ کر دینا اور اپنی حیثیت و نام نہانہ بھولنا۔ دولت کے زعم میں مغرور  
نہ ہو جانا۔ جس طرح میں نے اپنی زندگی دنیا میں گزاری ہے جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ  
چکے ہو گزارنا اور دام۔ و شش کرنا۔ دولت بٹ جائے جامد اور تباہ ہو جائے  
گھر اپنی ہمت نہیں مارنا۔ خیال رکھنا دوست و جانے۔ جلتی بھرتی چھاؤں ہے۔ منٹوں پر

آئی اور سکندروں میں انہوں سے اوجھل ہو گئی گھر ٹھیک بڑی نعمت غم۔ قیہ۔ ہے۔  
محبت و مہربانی کے لئے پائے نہ بھگتے کما کر۔ یہ کیا پرورش کرنا۔ وقت آخر  
کی خدمت اپنے دل میں جا رہیں رہے۔ اور غمش کا بھرنا لے۔ یہ مہربانی آنکھوں پر  
میں بھی چین نہ آئے گا۔ اور مرغ بسمل کی طرح نڑپتے رہے گی۔ بیٹے۔ سے عہدہ

بھان لیا اور تمام اس کے ہاتھ پر لٹا دیا ہوا الطعنان کا سانس بیا تمام چھ بچیاں لاشرا  
یہ بھی ہیں۔۔۔۔۔ دھاپیں مار مار کر رونے لگیں جب رو کر جان بھکان ہو گئی تو  
بھیر تھیں کی فک ہو گئی۔ اور لاشیں مراسم مذہبی ادا کرتے ہوئے سپرد خاک کر دی گئی۔  
ہر وقت کہ ہر دم ہے لٹری سب اہل

مطلوب ہے باتوں کے حوض حسن خمس

ہاں وقت عمل ہی ہے ورنہ اسے جذب

جائے گی کسی روز یہ جان تن سے نکل

نور و گلن۔۔۔۔۔ تبسم باغ نہ تھا کمر بقدر مہمت اوست کچھ لکھا پڑھا

فرورتھا۔ جب دولت کو گھر کے چاروں طرف بھاپایا تو بھولے نہ سمایا۔ شہد کی کھیاں  
 یعنی دوست احباب جمع ہوئے گئے۔ لذت مسکرات جاشنی پتا کی موجودگی میں اپنا  
 گنبد بنا چکی تھی۔ مگر ظاہر نہ تھی۔ اب کیا تھا جو ضعیف و ناتواں تھے وہ بھی ٹوٹ چکے تھے۔  
 اب کھلم کھلا میدان صاف ہو گیا۔ دوست و احباب کا جم غفیر نے خوشی رنگ کا پیمانہ  
 سے چھلکنا لہ لہ پر نشہ چڑھانا۔ جہاں بڑی سیندھی کی نظر آئی فوراً روک دی گئی۔  
 دوست و ناو دشمنوں نے تعریف کے پل باندھنا شروع کر دیے اور مزے اڑانے  
 لگے۔ شراب کا نشہ کہیں لے جاتے ہوئے نظر آیا۔ جبراً و قہراً چھین کر قیمت  
 ادا کر دی جاتی اور کہا جاتا کہ ”بھائی“ جاؤ۔ تمہیں کیا نقصان ہو رہا ہے۔ اور وہ  
 کی شراب ہے تمہیں بائیس روپیہ دے جا رہے ہیں۔ اتنے لوگوں کو ترساکر  
 تمہیں شراب لے جانے میں کیا ثواب ملے گا۔ عیش و آرام کے لئے ہم لوگ بہت  
 ہوتے ہیں۔ لذت و لطف اٹھانے دو۔ کچھ لوگ دورانہ لیش بھی تھے کہ آئینہ کچھ قرض  
 ملے گا۔ اور مروت و مودت باقی رہے گی۔ اور منہ مانگی مراد برآئے گی۔ اس  
 سیندھی شراب خوشی خوشی پیش کر دیتے تھے

مختاری ہو دولت ہو جہالت ہو ہوشیاب  
 ان میں سے ہر ایک چیز ہے وجہ عذاب  
 سب چیزیں اگر خوبی قسمت سے ہوں جمع  
 پھر تو اسے جذب اس کی مٹی ہے خواب

نوجوان مال سے نہ ہوش۔ ستقبل سے بے خبر رات اور دن ہی مشغول رہا اور بڑھتا  
 گیا۔ زراعتی سار و بار جو آبائے پیشہ کو سوں دور۔ نہ بھائی بہنوں کا خیال نہ  
 کارخ۔ نہ بیوی بچوں کا دھیان۔ آبادی سے باہر خوشامی دوستوں کا ہجوم۔ نشہ و  
 اشیاء سامنے موجود رنڈیوں کا ناچنا و گانا عجیب مان۔ اکثر و بیشتر خوشامی  
 جمع ہو ا کرتے اور خوشامی کی باتیں کر کے اپنا افسوسیدہ حاکم لیا کرتے تھے۔ سیما  
 ہا کوں میں مدعو کرتے۔ ایک شخص نہیں بلکہ کئی لوگ دامن پکڑے ساتھ ہو لیتے سچ بہ  
 چھوٹے کے دم کے ساتھ فراہ ہے برات کا ما  
 اس طرح بے دریغ روپیہ برباد و تباہ ہونے کا۔ کسی شخص نے سوال کیا جہاں کہ

ہو سکے اس کو پورا کرنے کی سعی کی جاتی۔ دولت مند لوگ غریب کا ساتھ نہ دیں، جو کون ظاہر ہوا  
چاہو سب کی باتیں زمین کے ارد گرد بچھا کر اور زمین سے اوپر معلق لے جا کر اپنی آرزو تکمیل  
کر لیتے بیٹھے پیچھے کہتے کہ ”کیسا بخت دانا ہمارا ہے، روپیہ پیسہ کو دوسروں کے ہاتھ دینے  
میں پیچھے نہیں ہٹتا۔ کوئی کہتا کہ ارے وہ کیا کیا ہے۔ نہ پینا پیکھا نہ جسمانی مشقت ہوئی نہ زحمت  
کا اندوختہ ان لوگوں نے بھی کتنے لوگوں کا خون جو جس کر دولت کو اکٹھا کیا ہو گا۔ وہ لوگ جمع کر کے  
نہ خود کھائے نہ پیئے۔ نہ دوسروں کو دیتے۔ دنیا سے چل بسے۔ یہ شخص اس کا بدلہ لایا  
رہا بے کسی شخص کے کہنے و صلاح نیک کا اثر نہیں ہوتا تھا۔ روزانہ انواع و اقسام کے انا  
سے دستہ خوان تیار ہوتا۔ رنڈیوں کے مجھے۔ دوستوں کی خوشامد اور خوشامدیوں کی تعریف  
و توصیف۔ بچارے نا عاقبت اندیش کو آوینا ہی تھی۔ الفاظ خوشامد۔ تعریفی کلمات کسی وقت بھی  
غور کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ وہ دولت کے گھنٹہ نشہ میں محو ہو کر بوجہ کم سنی و کم بھی  
کبر و نخوت میں ڈوبا ہوا اپنے اور نہ پرانے کا خیال کرتا۔ ہر وقت مست ہاتھی و فتر بے جہاد  
کی طرح بچھا کرتا۔ آئے دن دولت کا تباہ و برباد ہونا۔ زمانہ ماضی کو بھول کر خطرناک مستقبل کو  
تنبہ نہ لے کر آئندہ کہنا۔ کبر سن کے ہمدرد اشخاص کو برا معلوم ہونے لگا تو چند درد مند موضع کے  
لوگ اس کے پاس پہنچے اور دمانے کے نیش و قرار سے واقف و چشم و دید مناظر دیکھے ہوئے  
کئی نشان سے اس کا کیا۔ مگر کہاں نکبت و افلاس کی سفید چادر پر بصفت آمیز داہمی پاؤں کی  
گھٹا رانی کا رنگ اس پر کچھ اثر نہ کر سکا۔ اس تفہیم و افہام کا برعکس اثر ہونے لگا۔ چار سال کے  
اندر جبکہ اصطلاحی لفظوں میں ”لکشی“ کہتے ہیں بے رخ ہو کر کبھی بھولے سے بھی دولت مند  
کے چہرے کو دیکھنا گوارا نہ کیا۔ لکشی کا منہ موڑنا کیا ہوا۔ گھر کے ہر ایک اشیاء بھی مالک  
سے بے زار ہو کر دم دبا کر بھاگنے لگے جبکہ دم سے تمام ظہور تھا۔ جس کے بل بوتے پر  
ہر چیز اترا نی و انکسلیاں کرتی تھیں وہ دم بخود ہو گئیں اور مکان سے سرکنے لگیں۔  
اخراجات کے لئے روپیہ نہیں رہا۔ پریشان ہو گیا۔ قرضہ لینے کی فکر دامنگیر ہو گئی۔ دیگر  
بھائی بہنوں نے دیکھا کہ بڑے بھائی کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ افلاس اپنا  
منہ پھیلائے سامنے کھڑی ہے دیکھا نہ گیا۔ یا شیخ اپنا اپنا منہ دیکھ۔ برکار بند ہو گئے  
حقہ شاستری و تصفیہ نجابت پر آمادہ ہوئے۔ بالآخر جائداد و محرم شاستری رو سے تقسیم  
ہو گئی۔ ہر شخص اپنی جائداد کا حصہ لے کر حلقہ سکونت اختیار کیا۔ اور بزرگوں کی بصیرت پر عمل

کر کے خوش و غم رہنے لگے۔

(۵)

۵ قبضہ سے نکل جاتی ہے جس کے دولت  
ہوتی نہیں دنیا میں پھر اوس کی عزت  
لیتا نہیں۔ سو گھٹتا نہیں۔ کوئی اُسے

ہر جاتا ہے بھول جس گھڑی بے نگہت  
واقعہ کا ہیر و جس کا دل سیاہ نصیحت کو دور۔ نصیحت کو قریب۔ مستقبل کو تاریک  
اہل و عیال کی بربادی و تباہی کا پیش خیمہ کرنے کا بیڑا اٹھالیا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں گھوٹے  
و جانور و گھوٹو سامان اندرونی طور پر فروخت و رہن ہونے لگے۔ اہل و عیال کو میکہ روانہ کر دیا۔  
کہ برا وقت دیکھنے نہ پائے۔ دو ڈاکف نے دیکھا کہ نحوست کی ہوا چہرے پر چڑھ گئی تھی  
رہی ہے۔ دولت اور ظاہر اشراف کا صفایا ہو گیا ہے خود بھی دولت کا نایابا کرتے رہا اور بالی و متاع  
لے کر ایسے وقت جبکہ دہشتی کے عالم میں ستراب میں مست پڑا ہوا تھا۔ بلا کسی استمرا  
کے رات گھر سے دو اسی نمسکار کر کے چل دیں۔ شب کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جب  
نہ رنوجک ہو گئی۔ اٹھا۔ دیکھا۔ گھر میں کوئی نہ تھا باہر نہ نوکر چاکر۔ سہاؤں کو پکارا۔ نہ جواب دے  
اور نہ گھر تک آنے کی زحمت گوارا کی۔ یوں تو اچھے کے ساتھی بنے۔ جب وقت پڑا تو کوئی نہیں  
بے کسی دے بسی میں شب بیداری کی جب صبح نہواری ہوئی۔ عرض حال پوچھنے والا کوئی نہ آیا  
بھائی بہنوں کو بوجھ مخاصمت و مخالفت کوئی ہمدردی نہ تھی۔ گھر کی چار دیواری بھی کاٹے کھانے لگی  
جن لوگوں کے پاس جائیداد رہن رکھ کر روپیہ لیا تھا وہ قفا ضا کرنے لگے تو تسلی و دلاسا دلا یا گیا۔  
مگر یاہر نکل کر کسی کے سامنے منہ تیلانے و بات چیت کرنا اچھا نظر نہ آیا تو گھر کی چار دیواری کے  
تلقے میں اپنے آپ کو قید کر دیا۔ تنہا جیاتی پر صبر کی سہل شکم پر فاقہ کے پہاڑ رکھ کر اپنی  
پچھلی زندگی کا جائزہ لینے لگا۔ سوائے بھٹانے و کف افسوس لینے کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ افغان  
ماضی پر طائرانہ نظر ڈالی گئی۔ اندر و خست کی تباہی و بربادی کا فلم پر دہ بھارت پر مصنوعی تماشا  
دکھلانے ہوئے اپنا پارٹ ختم کر رہا تھا۔ انہیں نقورات میں غوطہ زن ہو کر تفکرات کے سمندر  
میں اپنے آپ کو ڈبو دیا۔ اوالخری و ثابت قدمی و استقلال سے آنے والے مصائب و فتنے  
کو جھیلنا۔ اور بہت سے کام لیتا۔ سینہ سپر ہو جانا۔ بیچی کچی جائیداد کو عنایت جان کر پھر بزرگوار کی



آخری وصیت پر کار بند ہو کر اپنے خاندان و بزرگان ملت کے نام کو برقرار رکھتے ہوئے مہر و شکر کے ساتھ اپنے کار و بار چلاتا تو یقین تھا کہ کسی کے مقصوم سے یا کسی کے دعا کی تاثیر سے پھر وہی دولت عود کر جاتی سابقہ کار و بار جاری و ساری رہتے۔  
خاک کی مٹی بھی ہے اور خاک کی اکیر بھی

لازم و ملزوم ہے تقدیر بھی تدبیر بھی  
مگر شراب خانہ خراب سے دل و دماغ میں نہ سوچنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ عمل کی سکت۔ اس تباہ کار کو تو بربادی مکمل ہی سے مرگت و اطمینان ہوتا ہے۔ پھر قدرت کو بھی ایک عبرت انگیز نمونہ بنایا۔ دولت کس طرح آئی اور کس طرح چلی گئی۔ بتلانا منظور تھا۔ دولت کے لئے کن امور کے احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور کن امور کے احتراز کرنے سے ساتھ دینی ہے چنانچہ یہی ہوا اہل کا امیر آج کا مفلس نوجوان جو ہمیشہ نشہ آور چیزوں میں غمو اہل و عیال سے بے اشتنا بزرگوں کی وصیت و نصیحت کو بیس پشت ڈال کر میواؤں کے ساتھ رنگ لیاں کرنا خوشادی دوستوں کی خوشا براترانا تھا آخر ایک دن بھگوان کی یاد۔ دیرا تھنا کرتے ہوئے ایک خاص خیال میں دن گزارا اور سب کا کچھ حقیقہ گزار کر اس مرگت گھاہ سے جو آج ماتم کدہ ہے منسکار و شرنا رتی کرتے ہوئے دودھ ہو کر موضع کی دو دیوار پر حسرت ناک نظر ڈالتے ہوئے جھگل کا راستہ لیا اور ایک درخت کے موٹے تنے پر لگا لگا کر پھانسی لے لیا۔ اوس کی لٹکتی ہوئی نعش پر بے کسی چھائی ہوئی مٹی جس کے اشارے پر ہر عیش کا سامان تھپا ہوا جاتا تھا۔ جس پر دوستوں کی جابیں قربان ہوتی تھیں۔ جس کے اطراف دوستوں کا ریل بھیل رہتا تھا۔ شراب اور صرف شراب کو منہ لگانے کا یہ عبرت ناک انجام ہے۔ آج اوس کی بے گورکنش لاش جھگلی درندوں کی پیر پھاڑ میں ریزہ ریزہ و پڑہ پڑہ ہو رہی ہے۔ اس نوجوان کی عبرت ناک موت ملک کے مرز و جوان کے لئے۔

پیغام عبرت اور ایک درس موعظت ہے۔ دوستو! شراب سے اس طرح دورو۔ جس طرح آگ سے دھکتے شعلوں سے سمندر کے طوفان سے ناگ کے۔ ہر اور بجلی کے اثر سے ڈرتے ہو۔ . . . .

نست یہ شا کر ہے وہ فرزانہ پکیوں شمع تو نگر کا بنے پروانہ  
مے خم سے بھرے یا کہ مرا جی سے بھرے بد لے گمانہ قسمت کا گدہ پیمانہ

## خواتین اور تحریک اتناغ مسکرات

یہ امر نہایت درجہ افسوس کے قابل ہے کہ اتناغ مسکرات جیسی نیک تحریک میں عام خواتین ————— جو اہمیت رکھتے ہیں۔ بلکہ تعلیم یافتہ خواتین کو بھی جس قدر احساس ہونا چاہیے اتنا نہیں ہوا ہے۔

امریکہ میں تحریک ترک مسکرات کی ابتداء خواتین نے ہی کی ہے اور نیز اس خصوص میں کئی رکاوٹوں کو سمیت اور ثابت قدمی سے دوڑ کرتے ہوئے امریکہ کی سیاسیات کے مقابلہ میں اس کو با استقلال جاری رکھنا۔ دونوں کام دلوں کی خواتین ہی نے کامیابی کے ساتھ انجام دی ہیں۔ مثلاً عین امریکہ کے امپور (مندرجہ ذیل) کے ٹیس بروڈر ————— اور بعد حمد انہوں نے مجموعی طور پر اپنے شہر کے شراب کی دوکانوں کے مالکوں کو شراب فروخت نہ کرنے کی استدعا کی۔ اس دن چند دوکان داروں نے آمیزہ کبھی بھی شراب فروخت نہ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ چنانچہ اس قسم کی ابتداء ہونے کے بعد اس ملک کی خواتین نے بھی مذہباً ایک ہر تحریک اتناغ مسکرات بڑے پیمانہ پر کس طرح کامیاب کر دکھائی یہ از سر نو تبصرا بیان کرنے کی بہت ضرورت نہیں ہے البتہ چند امریکی کتابوں میں وہ واقعات درج کئے گئے ہیں اور انکا مطالعہ کرنے کا ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں۔

### ہندوستانی خواتین

خواہ شومرا یا نہ رہی ہو یا گھر میں قایم رہے ہو شومرا شراب بے حد پی کر گھر آئے اور بیوی بچوں کو ماند جانوں کے مارے پیٹے پھر بھی ہمارے ملک کی خواتین محض اپنی قیمتی پروردگی ہیں۔ اور ہر تہ تکلیف و رنج سستی میں کئی واقعات ایسے پیش آئے ہیں کہ

شراب پی کر بدست ہونے والے شوہر کی مار پیٹ کی وجہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتی ہیں۔ اون کے صبر و وفاداری کی وہ اپنے شوہر کے متعلق رکھتی ہیں تفریف کرنے کے لئے زبان قاصر ہے۔ لیکن جب تک شراب نوشی جیسی خطرناک عادت رکھنے والے شوہروں کو وفادار خواتین زرد کرب کر کے گھر سے باہر نہ کرینگے اس وقت تک یہ خوف ناک عادت شرافت کا دکھاوا کرنے والے سماج سے خارج ہونا نہایت دشوار ہے شادی شدہ شخص اگر نشہ باز ہو جائے تو کچھ حد تک اس کی ذمہ داری اس کی بیوی پر ہو اگر قی ہے مشہور گڑگری انجمن کی تھیں "ایک سپاہی" کا ہیرو (مرد صمد) سدھا کر ایک شریف خاندان کا رکن تھا۔ سرکاری دفین اس کی بے عزتی ہونے کے باعث وہ حد درجہ ناراض ہوا۔ وہ بالکل بے چین ہوا اور اس حالت میں اسے اون کے دوست کا شراب نوشی کا مشورہ ماننے اور عمل میں لانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں دکھائی دیا۔ اس لئے اس نے صرف ایک ہی مرتبہ پینے کا ارادہ رکھتے ہوئے ایک پیالہ بھر شراب پی لیا۔ لیکن اس ایک پیالہ نے اس کے جان و مال و عزت و آبرو و بیوی و بچہ نیز سب کچھ کی بربادی کس طرح کر لی یہ تمام قصہ یہاں پر بیان کر کے کی چند ان ضرورت نہیں ہے۔

متذکرہ واقعات میں قابل غور امر یہ ہے کہ جس وقت سدھا کر کی حالت بالکل بے چین تھی اس وقت اس کی محبوبہ بیوی سدھا کر اس کے پاس نہ تھی وہ اپنے ماں پاپا کے گھر گئی ہوئی تھی۔ وہ اگر اس کے پاس ہوتی تو وہ یقیناً غصہ سے بالکل بنے ہوئے سدھا کر کے دل کو کسی نہ کسی طرح تسلی دی ہوتی اور شاید اس کے بعد شراب نوشی کی خطرناک عادت کا شکار بننے کا غم ناک واقعہ ہی نہیں پیش آتا۔

یہ ایک ایسے شخص کی مثال ہے جو ایک تھیل میں میٹھس کیا گیا ہے۔ لیکن یہ دراصل حقیقت ہے۔ اس مثال پر سے واضح ہو گا کہ خواتین خود کیا اہمیت رکھتی ہیں۔

ہر ایک خاؤن کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کو نشہ بازی جیسی بری اور خطرناک عادت کا شکار نہ ہونے دے۔ مردوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی کشش فطرتاً عورتوں میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ لیکن ان کی اس کشش کا داجی اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا یہ خواتین کا فریضہ ہے۔ اس "نعمت" (راغب کرنے کی کشش) سے فائدہ اٹھا کر اون کو بچا ہیے کہ وہ

مردوں کو راہِ راست پر لائیں۔  
 حد درجہ کے نشہ بازوں کو چھوڑ دیجئے لیکن جو شخص شربِ نوش ہوتے ہیں ابھی اس کا  
 بد کا کلیتہً شکار نہ ہوا ہو اس کو اس امِ انجائنت کے پیچھے سے نجات دلانا خواتین کے لئے ممکن  
 ہو کر تا ہے۔ لیکن یہ انھیں بڑی دانش مندی سے کرنا ہوگا۔  
 امید کہ متذکرہ خیالات خواہ وہ کتنے بھی معمولی اور سادہ ہوں میری ماں بہنوں کو  
 پسندائیں گے۔ آخر میں عوام کی یہودی کے لئے جاری کردہ ترک مسکرات کی اس نیک تحریک  
 میں اگر وہ غیر معمولی حقیقت لیں اور اس کو سمجھت اور دانش مندی سے چلائیں تو مسکرات کا احتمال  
 پورے طور پر ترک کئے جانے کا دن اس ملک میں ضرور اور جلد آئے گا۔ ایسی توقع رکھتے  
 ہوئے اس مختصر مضمون کو پیشِ ختم کرتا ہوں  
 (اصل مضمون مرہٹی زبان میں ہے جس کو مٹردی۔ ڈی۔ تملک لال نے ترجمہ کیا ہے)

## نظم

### عزیزِ جنابِ نواب عزیز یار جنگ بہادر

-۴-

صحائے خباثت کا دُشمن ہے، ذریائے ضلالت کا سفینہ ہے  
 ہر دور میں ساغر کے ہے دورِ کلفت یہ ادبارِ فَلَاکت کا خندینہ ہے

مے زہر کا پیالہ ہے ذریا دار ہے، اس دالِ ہما کالا ہے ذریا دار ہے  
 میخوار سمجھتے ہیں جسے بنتِ عنب، شیطان کی خالہ ہے ذریا دار ہے

# سنہری سیب ..... یا ..... کچھ نو نہالان وطن سے !

(سنہری سیب کے دلچپ انگریزی تقیہ کو اردو لباس میں پیش کیا گیا ہے)

”فیروزہ“ نہایت خوبصورت لڑکی تھی۔ وہ تو انا جسم کی چاق و چوبند لڑکی تھی اور نہ صرف دوڑنے میں اپنی جویوں سے سبقت لے جاتی بلکہ ہم عمر لڑکوں کو بھی نیچا دکھاتی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو بہت سے نوجوان اس سے شادی کے خواستگار ہوئے لیکن فیروزہ ان میں سے کسی کے ساتھ بھی شادی کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ وہ ساری عمر ”کنواری“ رہنا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے خواستگار نوجوانوں نے اس کو کچھ اس طرح پریشان کر رکھا تھا کہ وہ حیران تھی کہ وہ کیا کرے بالآخر اس نے ایک ”ترکیب“ سوچ لیا کہ کس طرح ان سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ ان تمام افراد کے سامنے اس نے یہ شرط پیش کی کہ جو بھی اس کے مقابلہ میں دوڑنے میں کامیابی پہلے حاصل کرے گا اس کے ساتھ وہ شادی کرے گی۔ چونکہ اس کو اپنی مسابقتی توانائی پر کافی اطمینان تھا اس لئے اس نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ وہ دوڑ کے ابتداء میں دوسروں کے بہ نسبت چند قدم پیچھے رہ کر مقابلہ کرے گی۔

اس میں کچھ شک نہیں وہ بہت ہی قبول صورت اور توانا جسم عورت تھی لیکن ونگدل بھی تھی۔ دوڑ کے مقابلہ میں وہ اپنے ساتھ ایک تیر بھی لائی تھی جب وہ نوجوانوں کے مقابلہ میں کامیاب ہوئی تو وہ اپنے ہر ایک خواستگار کو نشانہ تیر بنا دی۔ اس پر بھی نوجوان مقابلہ سے اتے اور ہر ایک ہی تصور کرتا کہ خوبصورت فیروزہ کو جتنے کا یہ آخری موقع ہے۔ بہت سے نوجوان اس کے تیر کا نشانہ بن چکے۔ اس پر بھی آخر کار ایک نوجوان ”سہراب“ قسمت آزمائی کے لئے کھڑا ہو گیا۔

اس نے خطر کو محسوس کیا ”دیوتاے حسن“ کی امداد کا طالب ہوا۔ ”دیوتاے حسن“ کو اس پر رحم آگیا اور اس نے تین سنہری سیب اس کو باغِ فردوس سے دئے اور ہدایت کی کہ

دورانِ مسابقت میں ان سیبوں کو کیے بعد ریگڑے گراتا جلتے۔

”دوڑ کا مقابلہ“ شروع ہوا اور اس کو بھی ایسی طریقہ پر دوڑ کی ابتدا دی گئی جیسے کہ دوسروں کو اس سے پہلے چند قدم آگے فاصلہ سے دوڑنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ابھی دوڑ شروع ہوئی ہی تھی کہ فیروزہ کی تیز چاب سہراب کے بالکل قریب محسوس ہونے لگی۔ اس نے ایک سیب نیچے گرا دیا۔ اور اپنے دوڑ کو تیز تر کر دیا۔ فیروزہ کو اپنی کامیابی کا اس قدر یقین تھا کہ دو سچے جھکی اور سیب کو اٹھا لیا۔ وہ بہت پیچھے رہ گئی تھی مگر اس کے لئے یہ فاصلہ کچھ زیادہ نہ تھا اور فوراً ہی اس نے اپنے مقابل کو آدھار دیا۔ سہراب نے پھر اب مرتبہ محسوس کیا کہ فیروزہ سبقت لے جا رہی ہے دوسرا سبب بھی نیچے گرا دیا۔ فیروزہ بہتہ ہوتے دوسرا سیب اٹھانے جھکی کہ یہ فاصلہ بھی طے کر لوں گی۔ . . . . . وہ غور سے بہت قریب تھے کہ سہراب نے آخری قیمتی سیب بھی نیچے چھوڑ دیا۔ اس مرتبہ فیروزہ نے محسوس کیا کہ اس کے لئے ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے تاہم وہ ”سیب“ کو اس طرح زین پر پڑ نہیں رہے دینا چاہتی تھی وہ عجیب غریب سیب جو باغِ خلہ کی پیداوار تھا۔ . . . . . وہ ٹھہر گئی اور اس نے خطو مول لیا۔ جھکی اور سیب کو اٹھا لیا اور اس قدر تیز دوڑنے لگی کہ وہ اپنی زندگی میں اتنا تیز کبھی نہیں دوڑی تھی۔

لیکن وہ مقابلہ میں ناکامیاب ہوئی۔ سہراب نے بائی جیت لی اور فیروزہ کو شکست ہوئی۔ اس کو سہراب کے ساتھ اپنی مرضی سے، خلاف اپنے قول فی پابندی سے شادی . . . . . شادی کر لینی پڑی۔ . . . .

یہ نہایت درجہ غور طلب امر ہے کہ فیروزہ نے اپنی معمولی سی غلطی سے بازی ہار دیا۔ یہ واقعہ ہے کہ اس کے درمیان کوئی حادثہ یا واقعہ پیش نہیں آیا اور نہ ہی پشمنی نے اس کو نیچا دکھایا بلکہ وہ خود اپنی منزلِ مقصود کے مقابلہ میں سہرا ہوئی اگر وہ اپنے اصل مقصد کو چھوڑ کر سیب کو اٹھانے کی خاطر نہ رکتی تو وہ ضرور اس نوجوان سہراب کو نیچا دکھاتی لیکن محض اپنی غلطی کی وجہ سے وہ مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکی۔ . . . . یہ محض چند لمحوں کی غفلت کا نتیجہ ہے کہ اس کو پوری زندگی کی بازی ہار دینی پڑی

یہ سہل بہت غور اور فکر کا معلق ہے کہ ہم سب کے سب زندگی کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ زندگی کی دوڑ دنیا کی تمام دوڑوں سے زیادہ اہم اور قیمتی ہے۔ مدیرانِ قوم

اور بزرگانِ ملت کی زندگیاں ہمارے لئے شمعِ ہدایت ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے فلسفی، ڈاکٹر وکیل، انجینئر، صنّاع اور تاجر گزرے ہیں جنہوں نے نیک نیکی، راہِ صداقت سے اپنی زندگی بسر کیا۔ اور ابتداً ثابت قدمی کے ساتھ زندگی کا مقابلہ کیا اور مشکلات کو پاٹ دیا ہے۔ کوئی تو اس کو ”مقابلہ“ کہتے ہیں اور کوئی ”زندگی کی دوڑ“ لیکن اچھے کردار اور قوتِ عمل کے ساتھ بازی جیتی جاتی ہے۔ بد عادتوں سے پرہیز کرنا ہی ساری کامیابی کا راز ہے اور آج ہمیں توکلِ ہماری نئی پود کو بھی زندگی کی دوڑ میں مقابلہ کرنا پڑے گا۔

پہلے مثلاً ہم تبتلاتے دیتے ہیں کہ مقابلہ یا زندگی کی دوڑ کیا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک لڑکا ڈاکٹر بننا چاہتا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں یہ ایک بہت اچھا پیشہ ہے لیکن ایک ڈاکٹر بننے کے لئے بہت ہی محنت کی ضرورت ہے۔ دل و دماغ کو تازہ اور لپٹے اعضا کو طاقت ور اور مستعد رکھنا پڑتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر کا دل اور جسم تروتازہ اور پاک ہونا چاہیے سب لوگ اچھے ڈاکٹروں کی قدر کرتے ہیں جو اچھے ڈاکٹر ہونے ہیں ان کے پاس زیادہ مریض علاج کے لئے آتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی پیشہ میں بعض ڈاکٹر کامیاب ہوتے ہیں اور بعض ناکام میاب۔ . . . . کیونکہ یہ بھی ایک ریس یعنی ”زندگی کی دوڑ“ ہی ہے۔ اس لئے جو زیادہ کوشش کرتے ہیں اور درمیان میں اپنی توجہات کو منتشر ہوتے نہیں دیتے وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ یہی حال پیشہ وکالت کا بھی ہے۔ اسی طرح تاجر و جو نیک دل اور ایماندار ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ان کے پاس زیادہ سکاہک ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک ”زندگی کا مقابلہ“ ہی ہے۔

ہر فرد بشر کے لئے یہ فروری ہے کہ جب وہ ہوش سنبھالے تو وہ اپنی زندگی کا کوئی نصب العین بنالے۔

نوجوان ڈاکٹر وکیل۔ انجینئر۔ صنّاع تاجر اور سیاح یا فوجی عہدہ دار بننا چاہیں تو ان کے لئے یہ فروری ہے کہ وہ اپنی کوشش اور محنت سے زندگی کے میدان میں کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔ کوئی بھی اس وقت تک اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تمام بری عادتوں سے پرہیز نہ کرے اس لئے کہ

ہر ایک بری عادت زندگی کی راہ میں سدِ راہ ہو جاتی ہے۔ دو خراب باتیں ہیں جو کہ کروڑوں کو تباہ کر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہم تجھان وطن اور بالخصوص نو بہا لان ملک سے

اس مسئلہ پر غور و فکر کے لئے انتخاب کرتے ہیں کہ اگر کسی مقصد میں کامیاب ہونا چاہیں تو یہ ضروری ہے کہ بری عادتوں سے اجتناب کریں۔ یہ تباہ کرنے والی عادتیں ”شراب نوشی“ اور سگریٹ نوشی (نہا کو) کا استعمال، اس میں شک نہیں ان دونوں میں پیسنے کی عادت بہت بدترین عادت ہے۔ لیکن سگریٹ (نہا کو نوشی) پیسنے کی عادت ایک ایسی لت ہے جو ایک ذہن ہال یا ذہن کو اوس کے آئینہ درخشان مستقبل سے محروم کر دیتی ہے۔

بہت سے لڑکے محض اس لئے زندگی میں ناکامیاب ہوتے ہیں کہ وہ سگریٹ نوشی کی بری عادت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بہت سے افراد اس کو مہل یا مغالطہ سمجھیں گے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ محض سگریٹ پیسنے سے انسان زندگی کی دوڑ میں ناکامیاب رہ سکتا ہے۔ ذرا غور سے اس طرف توجہ فرمائی جائے تو معلوم ہو گا کہ آج تو ایک سگریٹ پیسنے کی عادت ہے کل طربوں پر جا کر ختم ہو گی اور وہ کثرت نہا کو نوشی کا اثر انسان کے جسمانی اعضا کو نشو و نما سے روک دیتا ہے عقلی دماغی اور جسمانی ترقیاں ٹھہر کر رہ جاتی ہیں۔ قوت فیصلہ اور فکر مچھل ہو جاتی ہے اور رشتہ رشتہ انسان لاغر کمزور و ابا بچ ہو جاتا ہے اس لئے کہ نہا کو پس ذہن اور ذہن کو مٹا کر رہتی ہے جو انسان کے اعضاء اور دل پر حملہ کر دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تنویری سہی بری چیز کو تنویری سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہے اس لئے کہ یہی ایک طوفان برپا کر دیتی ہے اور انسان کو بیکار اور نیکم کر دیتی ہے۔ جس طرح ابھی ابھی فیروزہ کا حال ہم نے دیکھا کہ معمولی سی لغزش کی بدولت اس کو اپنے مقصد کی بارمان لینی پڑی اور اپنے سنوانے پن کی زندگی کے نصب العین سے ہاتھ دھو کر اٹھا۔ یہی حال زندگی کے ہر ایک مقابلہ کا ہے۔

امریکہ کے ایک شہر کا واقعہ ہے کہ وہاں ٹرامس اور موٹروں پر سگریٹ پیسنے والے بچوں اور مردوں کو ملازم نہیں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان کو غیر محفوظ اور خطرناک سمجھا جاتا ہے اور ایسے ناسمجھ آدمی موٹر چلانے کے قابل نہیں سمجھے جاتے۔ ایسے آدمیوں سے مسافروں کو فریباموت کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ بالآخر ان کو ملازمت سے مایوس واپس لٹھا پڑتا ہے۔ یہ ہے زندگی کا دو ٹوٹا مقابلہ۔

پیسنے کی عادت مجموعی طور پر زندگی کی دوڑ میں نامراد رکھتی ہے۔ پیسنے والوں کی کہیں بھی مانگ نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں اچھا کام انجام نہیں دے سکتے۔ وہ عموماً بیمار اور گھری پڑے رہتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ قابل بھروسہ بھی نہیں رہتے۔



”اکھل“ کے استعمال کی وجہ سے ایک مضبوط جسم اور بہادر آدمی کو ایک سست رفتار لڑکا بھی پیچھے کر دیتا ہے۔ بائبل میں کہا گیا ہے کہ بازی سبک رفتار کے ماتھے نہیں . . . . .

اس کا یہ مقصد ہے کہ تیز ترین دوڑ نے والے ہی مقابلہ نہیں جیتتے۔ آپ نے غرگوش، درکچھوے کا قصہ تو سنہی ہے کہ کس طرح سست رفتار کچھوے نے مقابلہ جیتا۔ فیروزہ کے لئے یہ بہت ہی آسان تھا کہ وہ سہراب سے بازی جیت لے لیکن وہ دورانِ مسابقت میں سیب کے لئے رکنی لگی اور اوس کو باوجود تیز رفتاری کے بازی ہار دینی پڑی۔ اسی طرح ایک تیز اور ہوشیار لڑکے کو محض بد عادتوں کی وجہ سے ایک ایسے سست لڑکے کے مقابلہ میں جو کہ زہریلی اشیا سے پرہیز کرتا ہے زندگی کی دوڑ میں پیچھے پڑ جانا پڑتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کبھی کبھی بیر کے ایک چھوٹے سے گلاس کے پینے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جیسا کہ فیروزہ نے اپنی سبک رفتاری کے فخر اور گھمنڈ کے نشہ میں سیبوں کو اٹھالے میں تھوڑا سا وقت صرف کیا اور اوس کو معمولی جانا۔ . . . . لیکن تھوڑے سے وقت کو سیبوں کی خواہش میں ضائع کرنے کا نتیجہ یا انجام زندگی کی مایوسی اور ناکامی . . . . . ہر معاملہ کو اسی طرح جانچنا چاہیئے کہ یہ زندگی اور موت کے مسائل ہیں اس راستہ میں ذرا سی بھی لغزش یا قدم کسے ڈھکھانے کی وجہ سے عزیز بچوں کی آئندہ امیدیں یا کمال ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے ملک اور قوم کو ان سے جو امیدیں وابستہ رہتی ہیں بار آور ہوئے نہیں پاتیں۔ اس لئے کہ معمولی معمولی باتیں یا چیزیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اور ایک ہی پیالہ ”تباہی کا شکار کر دیتا ہے۔“

زہری سیب بڑے جاذبِ نظر دکھلائی دیتے تھے جن کی خواہش میں . . . . . فیروزہ اپنے مقصد سے تھوڑی سی لاپرواہی کر کے . . . . . سب کچھ کھو بیٹھی . . . . . ہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ ایسی چیزیں جو بظاہر جلی تو معلوم ہوتی ہیں لیکن جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ وہ خطرناک ہیں تو ہم کو ان سے دور رہنا چاہیئے اور اپنی منزل کو کھوٹی نہ کرنی چاہیئے کہ یہی درست اور صحیح طریقہ اپنے زندگی کے اہم مسائل کو طے کرنے کا تسلیم کیا جاتا ہے۔ بعض بچوں کو سگریٹ کے ڈبہ بہت پہلے معلوم ہوتے ہیں اور بعض کو شراب کا پیالہ لیکن ان ناہشی زہریلے اشیاء کے قریب میں آکر ہم کو تباہ کاری

کے طرف نہیں دوسکنا چاہیے اس لئے کہ زندگی کی دوڑ کو جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم برے چیزوں بری عادتوں اور زہریلے اشیاء کے استعمال سے پرہیز کریں۔ اس ضمن میں تنخواہ کا بھی غلط اقدام زندگی کو برباد کر دے گا۔ یہ سچ ہے کہ یہ پہلے پہلے بہت مشکل دکھائی دے لیکن بعد ازاں بری چیزوں سے دور ہونے کے عادی ہو جاؤ گئے تو سب کچھ آسان ہو جائیگا اور . . . . . زندگی کی دوڑ میں کامیاب رہیں گے۔

ر. ترجمہ جناب عبدالشکور صاحب (عثمانیہ)

## نظم اکبر۔ جناب مولوی محمد اکبر علی صاحب مہتمم پریس روزانہ

بارش کو لوٹ دیجئے بن جاے گی "شراب" جب غور کیجئے تو یہ "شراب" ہے شراب جو اس کو پی لے اس کی دین عقل توٹ جائے۔ دروازہ شرک کا کھول دے شراب ہے شراب بیشکر کا رس نہیں ہے جس کو کہیئے راب۔ شراب اس کی گھٹی میں ہے یہ شراب ہے شراب شراب کے پیٹ میں جو گئی تھری بن گئی۔ مودہ جگر بگاڑے وہ تیزاب ہے شراب پینے ہی کر دے آپ سے باہر ہر ایک کو۔ ہوش و حواس و عقل کا جلاب ہے شراب

اکبر۔ یہ وہ چھری ہے۔ کرے قلم دل بگر  
ٹکڑے اڑا دے جسم کے قصاب جتنے

# سالہ ترک مسکرات ماہنامہ

اردو، تہلنگی، مرہٹی اور کھنڈی زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے ترک مسکرات  
سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں اور عالمی خبریں شائع کی جاتی ہیں

مسکرات چندہ - صرف مہاتر

تفصیلات کے لئے

مقدمہ صاحب راجنن ترک مسکرات سے مراسلت فرمائے

منتخب کلام کا مجموعہ

بہان اردو  
بہان تہلنگی

دفتر صدر راجنن ترک مسکرات

سے

حاصل فرمائے

از دفتر صدر راجنن ترک مسکرات جمہوریہ پاکستان

۱۵  
(سندھ اور اسی کی شاخوں میں)

بخدمت شریف شاہ

دوران و عرصہ جمعہ آگاہ





